روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
خطبہ نمبر 11
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 155 | منگل 22 صفر۔ 1417ھ 9 وفا 1375 ہش 9 جولائی 1996ء

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل التصنیف اطلاع دیتے ہیں۔
مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب ابن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ دل اور شوگر کی تکلیف کے علاوہ کچھ عرصہ سے ان کو شدید چکروں کی تکلیف شروع ہو گئی ہے اور اب چند دن سے پیشاب میں خون آنا شروع ہو گیا ہے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق صاحبزادہ صاحب کے مثانہ میں ٹیومر (Tumor) ہے جس کا آپریشن آج 9- جولائی کو MH پنڈی میں ہونا ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور میاں صاحب کی صحت کے لئے اور لمبی صحت والی زندگی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے مختلف پروگراموں کی تیاری کے سلسلہ میں تفصیلی ہدایات

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 15 ستمبر 1995ء بمطابق 15 تبوک 1374 ہجری شمسی بمقام سٹی ہال آفن باخ (جرمنی)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

(کلام الٰہی) سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں (صاحب ایمان) کو حکم ہے کہ وہ حکمت سے کام لے' تدبیر سے کام لے' بیدار مغزی سے کام لے' سرحدوں پر گھوڑے باندھے یعنی دشمن کی ہر حرکت اور سکون پر نظر رکھے اور خیال رکھے کہ دشمن جب اس کا بس چلے گا شب خون مارنے کی بھی کوشش کرے گا' اچانک حملے کرے گا' جہاں سے تمہیں توقع نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اللہ (صاحب ایمان) سے توقع رکھتا ہے کہ ہمیشہ بیدار رہے اور بیدار مغزی کے ساتھ اس بات کا منتظر رہے کہ جب بھی دشمن کوئی کارروائی کرے تو وہ دشمن (صاحب ایمان) کو مستعد پائے اور (صاحب ایمان) کی جوابی کارروائی ایسی ہو جس کے متعلق (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ اس سے پچھلے اس سے نصیحت پکڑیں۔ یعنی جوابی کارروائی میں نہ صرف یہ کہ مستعدی پائی جائے' بجائے اس کے کہ (صاحب ایمان) کو دشمن حیران کر سکے' دشمن حیران ہو جائے۔ اور اس قدر حیران ہو کہ اس کے نتیجے میں جو دوسرے منصوبہ بنانے والے پیچھے بیٹھے ہیں وہ اس کا حال دیکھ کر نصیحت پکڑیں۔

اس پہلو سے دعوت الی اللہ کے مضمون کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ دعوت الی اللہ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ جو کچھ بھی کامیابیاں عطا فرماتا ہے ان کامیابیوں پر اس طرح راضی ہو کر بیٹھ رہنا کہ گویا اب ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا جو کچھ حاصل کرنا تھا حاصل کر لیا اور جو ہمارا ہوا ہے وہ ہمارا ہو چکا ہے یہ تصور درست نہیں۔ (کلام الٰہی) اس تصور کو جھٹلاتا ہے اور کئی طریقوں سے (صاحب ایمان) کو بیدار کرتا ہے۔ ان طریقوں میں سے ایک تو یہ ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ سرحدوں کی حفاظت کرو۔ یعنی جہاں جہاں سے دشمن نے حملہ کرنا ہے وہاں تمہارے گھوڑے تیار موجود ہوں اور کبھی دشمن تمہیں Surprise نہ دے سکے۔ Surprise کا ایک محاورہ بن چکا ہے۔ انگریزی لفظ ہے لیکن اب دنیا میں عام مشہور و معروف بن گیا ہے۔ فوجی اصطلاح میں Surprise کہتے ہیں ایسے حملے کو جس کی دشمن کو کوئی توقع نہ ہو اور اچانک اس طرح حملہ ہو کہ اس کے پاؤں اکھڑ جائیں کیونکہ توقع نہ ہو تو تیاری نہیں ہوتی تیاری نہ ہو تو دفاع کے سامان ہونے کے باوجود انسان بسا اوقات انہیں استعمال نہیں کر سکتا۔

پس اس پہلو سے اول تو یہ حکم ہے کہ تمہارے مختلف کناروں سے یعنی جہاں جہاں تمہارے اور دشمن کی سرحدیں ملتی ہیں وہاں ہمیشہ دشمن کے حملوں اور شرارتوں کی توقع رہنی چاہئے اور اس کا احتمال ہمیشہ رہے گا۔ اور تم نے ہمیشہ نظریں رکھنی ہیں کہ کب کس وقت کوئی منصوبہ ہوتا ہے۔ (-)

اس پہلو سے میں سمجھتا ہوں کہ تمام دنیا کی جماعتوں کے لئے ایک سبق ہے اور مجھے فکر ہے کہ اس پہلو میں کچھ کمزوری باقی ہے۔ دعوت الی اللہ کے کام کو تو آگے بڑھایا جا رہا ہے خدا کے فضل کے ساتھ ساتھ جماعت زیادہ بیدار مغزی اور احساس کے ساتھ' زیادہ سے زیادہ مجاہدین کو اس عظیم جہاد میں جھونک رہی ہے لیکن جو دوسرا پہلو میں نے بیان کیا ہے اس پر ابھی پوری نظر نہیں ہے۔ کئی دفعہ دشمن کے منصوبوں کی اطلاع اس وقت ہوتی ہے جب وہ حملہ کر چکے ہوتے ہیں اور یہ (-) نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کا اطلاعات کا نظام پہلے سے زیادہ بیدار مغزی سے اور مستعدی کے ساتھ دشمن کے حالات کی خبر پر ہمیشہ تیار رہنا چاہئے اور خبریں حاصل کرنے کا نظام باقاعدہ منصوبے کے ساتھ بنانا ضروری ہے۔ اس پہلو سے پاکستان میں بھی کمزوری پائی جاتی ہے اور دوسری جماعتوں میں بھی یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ اکثر جب شرارت شروع ہو جاتی ہے اور رخنے ڈال دیتی ہے اس وقت اطلاع ملتی ہے کہ دیکھیں یہ ہو گیا۔

اب مثلاً جرمنی ہی کی مثال ہے۔ یہاں خدا کے فضل سے بوزنینز میں' البانینز میں بہت کام ہوا ہے اور مسلسل ہو رہا ہے۔ جن خدام اور انصار کے سپرد یہ ذمہ داری کی گئی ہے ان پر ہرگز کوئی شکوہ نہیں۔ انہوں نے اپنی جان کی حد تک اپنی تمام طاقتوں کو اس میں جھونک دیا ہے۔ دن رات محنت کر رہے ہیں مگر جتنی زیادہ محنت ہو اتنا ہی پھل عزیز تر ہونا چاہئے کیونکہ بہت محنت کی جو کمائی ہے انسان اس کی زیادہ قدر کیا کرتا ہے۔ پس جماعت جرمنی کو خدا تعالیٰ جو عطا کر رہا ہے یہ درست ہے کہ ان کی محنت سے ان کے کاموں کے مقابل پر بہت زیادہ عطا کر رہا ہے اور ہمیشہ اللہ کا یہی دستور ہے۔ مگر یہ بھی درست ہے کہ محنت بہت کی جا رہی ہے۔ اگر سب کی طرف سے نہیں تو کم سے کم دس فیصد تو آپ میں سے ایسے ضرور ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے ان خدمت کے کاموں میں بہت محنت کی توفیق عطا کی ہے۔ تو محنت کا پھل تو انسان بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے' اس کی بڑی حفاظت کرتا ہے۔ وہ امیر لوگ جن کو ورثے میں جائیدادیں ملی ہوں ان کی نگاہ جائیدادوں پر اور طرح ہوتی ہے۔ کئی ایسے ہیں جو ان کو بیچ کھاتے ہیں اور بیچتے چلے جاتے ہیں اور کھاتے چلے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کچھ بھی باقی نہیں رہتا اس لئے کہ ہاتھوں کی کمائی نہیں' اس لئے کہ خون پسینے کی محنت اس میں صرف نہیں ہوئی۔ پس جہاں وہ محنتی ہوں' زمیندار ہوں یا تاجر جنہوں نے دن رات کوشش کر کے جدوجہد کر کے جان جوکھوں میں ڈال کر کچھ کمایا ہو وہ اپنی کمائی کی بڑی حفاظت کرتے ہیں اور اس پر بہت گہری نظر رکھتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو برکت دیتا ہے۔ پس جہاں تک آپ کی ُست کا تعلق ہے اور اس کے مقابل پر پھل کے حصول کا تعلق ہے یہ درست ہے کہ پھل بہت زیادہ ہے مگر کون سے دنیا میں ایسے کاروبار ہیں جہاں خدا محنت سے بڑھ کر پھل عطا نہیں کرتا۔ جب بھی اللہ فضل فرماتا ہے زمینداروں کو دیکھو ایک دانے کے سینکڑوں دانے بن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں اور اگر یہ فضل الٰہی شامل نہ ہو تو انسان کی بقاء کا کوئی سامان ممکن نہیں ہے۔ محنت کے برابر اگر پھل اللہ دے تو انسان کی قوت کا' اس کے زندہ رہنے کا' گزر اوقات کا کوئی سہارا نہ رہے۔ کچھ ایسا فضل ہے جیسے بارانی علاقوں میں بارش ہو جاتی ہے' از خود کھیتیاں پانی بھی حاصل کرتی ہیں' نشوونما بھی پاتی ہیں' مرے ہوئے بیج بھی زندہ ہو جاتے ہیں اس کمائی کی اور کیفیت ہوتی ہے۔

پس آپ لوگ اللہ کے فضل سے محنت کر رہے ہیں اور بڑی محنت کی گئی ہے بوزنینز کے تعلق میں بھی اور البانینز کے تعلق میں بھی اور افریقن ممالک سے آنے والوں کے لئے بھی اور عربوں کے تعلق میں بھی۔ اور جب یہ خبر ملتی ہے کہ دشمن نے اچانک ان کو بدظن کرنے کے لئے' ان کو آپ سے دور ہٹانے کے لئے ایک منصوبہ ہی نہیں بنایا بلکہ اس پر عمل درآمد شروع کر دیا ہے۔ جب یہ اطلاع ملتی ہے کہ اس کے نتیجے میں کچھ لوگ جو پہلے تعلق رکھتے تھے وہ پیچھے ہٹ گئے' یک طرفہ باتیں سن کر ان کے دلوں میں کئی قسم کے توہمات پیدا ہو گئے تو اس وقت مجھے یہ خیال آتا ہے کہ اگر (کلام الٰہی) کی ہدایت پر عمل کیا جائے تو ایسا کوئی موقع پیش نہیں آسکتا کہ دشمن کے وار کے بعد جب آپ کو چوٹ پڑے تب پتہ چلے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اس چوٹ سے پہلے آپ کو چوٹ مارنے کے لئے' چوٹ لگانے کے لئے تیار ہونا چاہئے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب (کلام الٰہی) کی نصیحت کے مطابق سرحدوں پر گھوڑے باندھے جائیں۔ اور یہ بہت ہی پیارا محاورہ ہے' بہت عمدہ نقشہ کھینچتا ہے دفاعی نظام کا۔ یعنی مرکز میں اکٹھے نہ رہو' مرکز تو تمہیں ہمیشہ اکٹھا کرنے کا ایک مقناطیس ہے جو اکٹھا رکھتا رہے گا۔ لیکن کناروں پر نظر رکھو تاکہ مرکز یعنی (صاحب ایمان) کی جماعت کی جان پر حملے سے پہلے کنارے سے ہی دشمن کو ایسا دھکیل دیا جائے اور ایسا مایوس کر دیا جائے کہ پھر دوبارہ اس سے پچھلے بھی سبق حاصل کریں۔

(۔) جو ان کے پیچھے ہیں ان کو ایسی چوٹ مارو' ایسی سخت کارروائی کرو ان کے متعلق کہ جو پچھلے ہیں جن تک ابھی چوٹ نہیں پہنچی' چوٹ کی آواز ایسی ہو کہ جو ان کے دل دہلا دے اور وہ سمجھیں کہ اس جماعت کے مقابلے کی کوئی ہم میں استطاعت نہیں ہے۔ یہ نظام ہے جس میں ابھی کمزوری پائی جاتی ہے اور اسے آپ کو ضرور جاری کرنا ہوگا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح پہلے بسا اوقات نہیں تو بارہا ہم یہ دیکھ چکے ہیں کہ نقصان پہنچا ہے اور پھر اطلاع ہوئی ہے' آئندہ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ جو بھی نئی قومیں جماعت میں داخل ہو رہی ہیں وہی آپ کے کان' وہی آپ کی آنکھیں بن سکتی ہیں۔ انہی میں ایسے آدمی مقرر ہو سکتے ہیں جو ہر وقت اس بات پر نظر رکھیں کہ دشمن کیا جوابی کارروائی کر رہا ہے اور دشمن کی جوابی کارروائی تو سب جھوٹ پر مبنی ہے۔ اس لئے اس کا علاج تو بہت ہی آسان ہے۔ جھوٹ تو اندھیرے کی طرح ہے اور اگر روشنی پہنچے تو اندھیرے کے مقدر میں تو بھاگنا ہے۔

پس بسا اوقات ایسے لوگوں کو مختلف قسم کے اندھیرے اپنے اندر گھسیٹ لیتے ہیں اور روشنی ان تک پہنچتی نہیں اور وہ اپنے اپنے دائرے ہی میں آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ واقعتاً ایک بری جماعت سے ہمارا تعلق قائم ہوا تھا اور بروقت ہمیں تنبیہہ کر کے بچا لیا گیا ہے۔ اور خاص طور پر ان کو یہ تاکید ہوتی ہے کہ ان سے دوبارہ بات کرو ہی نہیں۔ ان سے ملو ہی نہیں۔ جب یہ آئیں ملنے کے لئے تو کہہ دو کہ ہرگز ہمارے قریب نہ آؤ ہم تمہیں جان چکے ہیں۔ کیا جان چکے ہیں' کیا تم نے دیکھا ہے' کیا نئی بات پائی ہے' اس کا کوئی ذکر نہ کرو اور وہ نہیں کرتے۔ چنانچہ جتنے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں ارتداد کے یا دلچسپی لینے والوں کے ٹھنڈا پڑ جانے کے ان میں ہر دفعہ یہی بات محسوس کی گئی کہ ان کو یہ پٹی پڑھائی گئی ہے کہ ان کے قریب نہ جانا' ان کی کسی دعوت کا جواب نہ دینا' ان سے کوئی گفتگو نہ کرنا بس اتنا کہو کہ بس ہمیں تمہاری اب ضرورت نہیں ہے۔ ان اندھیروں کو پھاڑنے کے لئے کئی قسم کی کارروائیاں ممکن ہیں۔ ایک تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے بیدار مغزی سے ہر وقت کی نگاہ رکھنا۔ جہاں احتمال ہو کہ حملہ ہوگا وہاں حملے سے پہلے تیاری کرنا اور بھرپور جوابی کارروائی کرنا۔ بعض جگہ جب ایسا کیا گیا تو جب ان کو ورغلانے کے لئے دشمن پہنچا ہے تو انہوں نے خود دھکے دے کر نکال دیا ہے۔ انہوں نے کہا تم نے ہمیں کیا بتانا ہے۔ ہم جانتے ہیں تم کیا کہتے ہو اور اس کا جواب بھی ہمارے پاس ہے۔ تمہارے پاس سوائے جھوٹ کے ذریعے ورغلانے کے اور کچھ بھی نہیں۔ پس ایک تو یہ مستعد رہنے کا نسخہ ہے جو (کلام الٰہی) نے بیان فرمایا ہے۔ آنکھیں کھولنا ہر وقت' صرف آنکھیں کھولنا نہیں بلکہ آگے بڑھ کر دور تک نظر رکھنا۔ سرحدوں پر گھوڑے باندھنے کا ایک یہ بھی مطلب ہے کہ سرحد پر کھڑے ہوئے انسان کی نظر سرحد پار پر پڑتی ہے اور جو مرکز میں بیٹھا رہے اس کی نظر زیادہ سے زیادہ اپنی سرحد تک جائے گی اس لئے اس کو ہمیشہ Surprise مل سکتی ہے۔ لیکن جو کناروں پر کھڑا ہے وہ عقابی نظروں سے جائزہ لیتا ہے۔ دور دور تک اس کی نگاہ پڑتی ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ وہاں کیا تیاری ہو رہی ہے' کیا کام ہو رہے ہیں۔ پس اس پہلو سے میں امید رکھتا ہوں کہ صرف جماعت جرمنی ہی نہیں دنیا کی تمام وہ جماعتیں جو اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دعوت الی اللہ کے کام میں بڑی مستعدی سے آگے بڑھ رہی ہیں وہ نظر رکھیں گی اور باقاعدہ اس کام کے لئے شعبے بنائیں گی اور وہ شعبے اس بات پر وقف رہیں گے کہ ہر وقت دشمن کی سازشوں پر نظر رکھیں۔ اور جب نظر پڑتی ہے تو اس کے بعد جوابی کارروائی ہونا بھی تو ضروری ہے اس کے لئے بھی ایک ایسا مرکزی نظام قائم ہونا چاہئے کہ جو ہر اطلاع پر بروقت جوابی کارروائی کرے۔ جو کارروائی بروقت نہ ہو اس سے بھی کوئی فائدہ خاص نہیں پہنچتا کیونکہ پیشتر اس کے کہ کارروائی ہو کچھ نقصان پہنچ جاتا ہے۔ وہ انسان جو بیمار دفاعی نظام رکھتے ہیں ان پر جب بیرونی حملہ ہوتا ہے تو بعض اوقات اتنا آہستہ جوابی کارروائی ہوتی ہے کہ وہ بیماری ایک مزمن بیماری بن جاتی ہے یعنی کرانک Chronic Disease بن جاتی ہے۔ دفاع بھی ہو رہا ہے۔ ادھر سے جوابی حملہ بھی جاری ہے' کوئی ایک نتیجہ نہیں نکلتا۔ اس کو طبی اصطلاح میں کہتے ہیں کہ ریزولیوشن Resolution نہیں ہو رہا۔ لڑائی جاری ہے مگر کسی ایک طرف' کسی ایک کروٹ پہ اونٹ بیٹھتا نہیں۔ کوئی قطعی' یک طرفہ نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا۔ مگر صحت مند جسم ہو تو خطرے کے ساتھ ہی ایسی زبردست جوابی کارروائی ہوتی ہے کہ چند دن کے اندر اندر ہی Resolution ہو جاتا ہے۔ اور ریزولیوشن کا مطلب ہے کہ جو حملہ آور ہیں ان کی لاشیں پیپ کی صورت میں' بدبودار مادوں کی صورت میں وہ جسم سے خارج ہوتی ہیں اور جسم کا نظام ان کو نکال باہر پھینکتا ہے۔ تو اس لئے جوابی کارروائی کا نظام بنانا بھی ایک بہت ہی ضروری امر ہے۔ اس میں تحریری کارروائی بھی اور دوسرے ذرائع استعمال کرتے ہوئے مثلاً ویڈیو' آڈیو وغیرہ کے ذریعے بھی ایسی کارروائیاں ہونی چاہئیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دشمن کا منصوبہ کچھ آگے بڑھے بھی تو بڑی قوت کے ساتھ اسے دھکیل کر باہر پھینک دیا جائے۔

ایک تیسری بات اس ضمن میں بہت اہم ہے وہ یہ ہے کہ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ وہ لوگ جو دعا سے غافل ہو جاتے ہیں ان کی کوئی جوابی کارروائی بھی فی الحقیقت موثر نہیں ہوا کرتی۔ اور دعا والے میں جو جان پڑ جاتی ہے' اس کے اندر جو اعتماد پیدا ہوتا ہے وہ کسی دوسرے میں ممکن نہیں ہے۔ بسا اوقات دنیا بھر سے احمدی مجھے لکھتے ہیں یعنی وہ جو دعا گو احمدی ہیں کہ اس طرح کا مسئلہ درپیش تھا بظاہر کامیابی کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی تھی مگر اللہ تعالیٰ نے دل میں تحریک کی دعا کی طرف توجہ مائل ہوئی اور حیرت انگیز طور پر آسمان سے تائیدی نشان ظاہر ہوئے۔ اور دشمن کو تصور بھی نہیں تھا کہ کس طرح اس کو ناکامی ہوگی کیسے اس کو نامرادی کا منہ دیکھنا ہوگا مگر خدا نے غیر معمولی طاقت عطا فرمائی' تائیدی نشان ظاہر فرمائے۔ تو (صاحب ایمان) کی زندگی محض اپنی جوابی کارروائیوں پر انحصار نہیں رکھ سکتی۔

اس ضمن میں بہت سی باتیں ہیں جو میں پہلے کہہ چکا ہوں اب ان کو دہرانا بھی نہیں چاہتا۔ جوابی سیل کیسے کام کرنا چاہئے' کیا کیا کارروائیاں ہونی چاہئیں' ان کی تفاصیل مختلف مواقع پر جماعتوں کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ اس لئے اب میں اس حصے پر آتا ہوں کہ دعا کی طرف ایک بیدار توجہ کی ضرورت ہے۔ ایک وہ دعا ہے جو غفلت کی حالت میں انسان کرتا ہی رہتا ہے اور اس پہلو سے جماعت احمدیہ دنیا کی ایک دعا گو جماعت کے طور پر ابھری ہے۔ کوئی دنیا میں ایسی جماعت نہیں جس میں اس کثرت سے اس کے افراد کو دعا سے شغف ہو اور دعا پر یقین ہو' ایک دوسرے کو دعا کے لئے کہتے ہوں' اپنے لئے دعائیں کرتے ہوں' دوسروں کے لئے دعائیں کرتے ہوں۔ لیکن وہ دعا جس کی طرف میں توجہ دلا رہا ہوں وہ دین کے کاموں کے لئے دعا ہے جس کے لئے بے قراری پیدا ہو اور ایک ذہن ہر وقت اس بات پر تیار ہو کہ جب بھی دین کو کوئی خطرہ لاحق ہوگا میرا دل بے قراری سے اللہ کے حضور جھکے گا۔ اور یہ عادت بن جائے' ایک فطرت ثانیہ ہو جائے کہ جب بھی دین کو کسی نقصان کا خطرہ ہو بے اختیار دل سے بے قرار دعائیں اٹھیں اور جب بھی دشمن سے مقابلہ ہو دعاؤں کے ساتھ طاقت پانے کے ذریعے آپ جوابی کارروائی کریں۔ اس کے نتیجے میں بہت سی برکتیں ملتی ہیں جن کا حقیقت میں تو شمار ممکن نہیں۔ مگر ان قسموں میں سے ایک قسم یہ ہے کہ جوابی کارروائی کے لئے دماغ روشن ہو جاتا ہے اور وہ وہ باتیں سوجھتی ہیں جو بغیر دعا کے سوجھ نہیں سکتیں۔ دوسرے یہ کہ عمل کی توفیق ملتی ہے۔ ورنہ محض اچھی تدبیریں سوچنا بھی کافی نہیں ہوا کرتا جب تک ان کے ساتھ ان پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بھی نصیب نہ ہو۔ اور پھر غیب سے ایسے نشان ظاہر ہوتے ہیں کہ دعا گو' دعا کرنے والے کا دل پورے یقین سے بھر جاتا ہے کہ یہ میری کوشش کا دخل نہیں بلکہ یقیناً بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائیدی نشان ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوا ہے۔ اور وہ نشان اپنی ذات میں ایک طاقت رکھتا ہے' ایک ایسی عظیم قوت رکھتا ہے جسے شکست دینا دشمن کے بس کی بات نہیں ہے۔

تو وہ جماعتیں جو (دعوت الی اللہ) میں مصروف ہوں' اللہ کے کام میں مصروف ہوں اور اللہ سے مدد لینے میں غافل ہوں ان کی حالت تو بہت قابل رحم ہے۔ خدا کی خاطر وقت خرچ کر رہے ہیں' محنت کر رہے ہیں' کام اس کا ہے مگر مدد کے لئے اس کو نہیں بلاتے حالانکہ اس کی مدد کے بغیر کوئی کام بھی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یک اپنا نظام بھی جوابی کارروائی کا بنا رکھا ہے اور اس جوابی کارروائی کے نظام کا دعا سے تعلق ہے۔ جب (صاحب ایمان) خدا کو پکارتا ہے تو ایک نظام ہے جو پہلے ہی سے موجود ہے وہ متحرک ہو جاتا ہے۔ اس نظام کے ذکر میں (-) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ میں جانتا ہوں کہ دشمن تدبیریں کر رہے ہیں اور بڑی بڑی تدبیریں کر رہے ہیں۔ (-) مطلب ہے بڑی زبردست تدبیریں کر رہے ہیں میں بھی تدبیر کر رہا ہوں (-) کافروں کو اپنے حال پر تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دے اور دیکھ کہ پھر میری تدبیر کیا نتیجہ ظاہر کرتی ہے۔ یہاں بسا اوقات پڑھنے والے کو یہ دھوکہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ کام چھوڑ دو اور ایک طرف بیٹھ رہو اب اللہ کے اوپر معاملہ جا پڑا ہے۔ ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ (-)

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ تو کر سکتا تھا وہ تو کر رہا ہے۔ جو کچھ تیرے قبضہ قدرت میں تھا وہ سب تدبیریں تو نے کر ڈالیں لیکن دشمن کی تدبیروں تک تیری رسائی اس لئے نہیں ہے کہ دشمن بہت زیادہ ہے اور مسلسل اندھیروں میں سازشیں کر رہا ہے۔ اس لئے سرحدوں پر گھوڑے باندھنے کے بعد' ہر قسم کی مستعدی کے بعد' وہ اندھیرے گوشے جو پھر بھی باقی رہ جاتے ہیں اور لازماً رہ جاتے ہیں ان کی طرف اشارہ فرمایا جا رہا ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ سب کچھ ہو رہا ہے پھر بھی جس حد تک جوابی کارروائی کی ضرورت تھی وہ (ایمان والوں) کی استعداد سے باہر ہے۔ اس موقع پر اللہ یقین دلاتا ہے اور یہ وعدہ کرتا ہے کہ کچھ ایسی جوابی کارروائی ہے جو میں کر رہا ہوں' تمہیں اس کی خبر ہی کچھ نہیں اور وہ آسمان سے جاری ہے۔ مہلت دے' ان معنوں میں کہ اپنا جہاد تو جاری رکھ مگر ان کو بتا دے کہ کچھ ہونے والا ہے اور جو ہوگا وہ آسمان سے اترے گا اور جب وہ آسمانی کارروائی آئے گی تو تمہاری کچھ بھی پیش نہیں جائے گی۔ یہ پیغام ہے (-)

پس دعا کے ذریعے اس الٰہی نظام کو متحرک کرنا (صاحب ایمان) کے لئے ازبس ضروری ہے' اس کی بقاء کے لئے ضروری ہے۔ اس کے دعوت الی اللہ کے پروگرام کو کامیابی سے آخر تک پہنچانے اور سمیٹنے کے لئے جو پھل ملتے ہیں ان کو سمیٹنے' ان کی حفاظت کے لئے ضروری ہے کہ انسان دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے ان کارروائیوں کی التجا کرتا رہے۔ جن کا (صاحب ایمان) کی کوششوں سے کوئی تعلق نہیں (-) مطلب ہے تیری کوششوں کا ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ جب خدا کی تدبیر ظاہر ہوگی تو تمہیں حیران کر دے گی کہ کیسے وہ واقعہ رونما ہوا۔ (-)

۔ مگر جماعت احمدیہ کا ٹیلی ویژن ہے اللہ کے فضل سے (-) دیکھیں کہ یہ روک رہے ہیں پھر بھی لوگ سنتے چلے جا رہے ہیں۔ وہ لوگ جو احمدیت کے نام سے بھی ناآشنا تھے (احمدیہ ٹی وی) کے ذریعے نہ صرف آشنا ہوئے بلکہ خطوط لکھتے ہیں کہ ظلم ہے ہمارے لئے اتنا تھوڑا پروگرام ہمیں زیادہ پروگرام دو' ہم روزانہ یہ پروگرام سننا چاہتے ہیں' کبھی بھی آج تک ہم نے کسی ٹیلی ویژن کو (دین حق کا) پروگرام پیش کرتے نہیں دیکھا (-) اور یہ آواز پھیل رہی ہے' اس کی مقبولیت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ (-) جتنا چاہیں زور لگائیں اور لگا رہے ہیں کوئی ان کی نہیں سنتا اور زیادہ سے زیادہ لوگ انٹینے ہمارے Transponder کی طرف رخ کر کے لگاتے ہیں بلکہ بعض ممالک میں تو حیرت انگیز مجھے اطلاع ملی' عرب ممالک کی بات کر رہا ہوں کہ ایک احمدی وہاں وہ ڈش انٹینا کا کام کرتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ایک دفعہ' دو دفعہ کی بات نہیں اب تو اکثر یہ ہو رہا ہے کہ جب مجھے ڈش انٹینا لگانے کے لئے بلایا جاتا ہے تو کہتے ہیں تم (احمدیہ ٹی وی) لگا سکتے ہو کہ نہیں اگر (احمدیہ ٹی وی) نہیں لگا سکتے تو جاؤ ہم تم سے نہیں لگوائے گے۔ اتنی مقبولیت بڑھ رہی ہے۔ اب اس آسمان سے اترنے والی مقبولیت کا یہ کیا جواب رکھتے ہیں ان کی کوئی پیش نہیں جا سکتی۔

لیکن اس ضمن میں جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا پہلے بھی بہت سے کاموں کی ضرورت ہے' ابھی بہت سے منصوبوں کی ضرورت ہے وہ منصوبہ جو خدا بناتا ہے اس کی تائید میں پھر زمین پہ بھی منصوبے بننے چاہئیں۔ جس رخ پہ خدا ہوائیں چلاتا ہے اس رخ پر (صاحب ایمان) کو بھی تو آگے بڑھنے کی جدوجہد کرنی چاہئے۔ ہواؤں کے رخ پر چلنے کے لئے ٹانگوں کا استعمال چاہئے اور وہ (صاحب ایمان) جن کو خدا نے پر پرواز عطا کئے ہوں' اڑنے کی طاقت ہو ان کو ہواؤں کے رخ پہ اڑتے چلے جانا چاہئے۔ لیکن ٹانگوں کا استعمال نہ کریں' اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خاص صلاحیتوں کو جن کو میں (صاحب ایمان) کے پر کہہ رہا ہوں' ان کو اگر آپ استعمال نہ کریں تو پھر ان ہواؤں کا کیا فائدہ۔

اس ضمن میں جرمنی کی جماعت خصوصیت سے اس وقت میرے مخاطب ہے۔ باقی دنیا کی جماعتیں بھی اسی ذیل میں آتی ہیں مگر میں اس وقت آپ کے ملک میں کھڑا ہو کے یہ خطبہ دے رہا ہوں۔ آپ لوگوں کی کارروائیاں دیکھی ہیں جس طرح خدا کے فضل سے آپ لوگ محنت کر رہے ہیں جو نتیجے ظاہر ہو رہے ہیں ان کو مزید کامیاب بنانے کے لئے میں آپ کو کچھ باتیں سمجھانی چاہتا ہوں۔ (احمدیہ ٹی وی) کے تعلق میں اس ایک دورے ہی میں اتنے پروگرام تیار ہوئے ہیں کہ اگر آپ ان سے ہی پورا استفادہ کر سکیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی کامیابی ہوگی اور آپ کی بہت بڑی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ جلسہ تو تین دن کا تھا لیکن مسلسل اس کے بعد سے پروگرام جاری ہیں۔ صبح' دوپہر' رات جماعت جرمنی کے مختلف علاقوں کے پروگرام ہیں ان میں کارروائیاں ہو رہی ہیں اور کثرت سے لوگ یعنی غیر مسلم بھی اور غیر (از جماعت) مسلم بھی ان میں شامل ہونے والے اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری غلط فہمیاں دور ہوئیں' ہمارے دلوں کو اطمینان حاصل ہوا۔ یہ کارروائیاں جس علاقے میں ہوتی ہیں وہاں اگر زیادہ بھی آدمی آئیں تو زیادہ سے زیادہ چند سو ہوتے ہیں اور بعض دفعہ ایک سو ڈیڑھ سو تک تعداد پہنچتی ہے' بعض دفعہ پچاس' ساٹھ' ستر تک کی تعداد رہ جاتی ہے۔ لیکن جو کارروائی ہے اس کا تعلق ساٹھ' ستر یا سو دو سو سے تو نہیں ہے۔ اس کا تعلق تو ہزاروں لاکھوں سے ہے۔ اگر وہ ہزاروں لاکھوں تک نہ پہنچے تو اس محنت کا بہت تھوڑا پھل ہم حاصل کر سکیں گے۔ اس لئے یہ وہ نظام ہے جس کو بڑے غور اور تدبیر کے ساتھ جائزہ لے کر اس کے مطابق منصوبہ بننا چاہئے اور منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو جانا چاہئے۔ مبشر باجوہ (-) نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ میں جب ایک مجلس دیکھتا ہوں بوزینز کے ساتھ میرے دل میں ایک آگ سی لگ جاتی ہے کاش طاقت ہو تو اس مجلس کو سارے بوزینز تک پہنچا دوں اور دعا کریں کہ اللہ مجھے توفیق دے۔ اب ان کے نام پر آج (اللہ نے چاہا تو) یا پرسوں ایک سٹوڈیو قائم کیا جا رہا ہے اس میں یہی کام ہوں گے۔ مگر میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ایک دل میں آگ لگی ہوئی تھی اور وہ کوشش کر رہے تھے اور دن رات محنت کرتے تھے۔ مگر اگر وہ کر بھی لیں تو تب بھی حقیقت میں جو اعلیٰ مقصد ہے وہ پوری طرح حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ کہاں تک ایک انسان ویڈیو لے کر لوگوں کے پیچھے بھاگے گا اور پھر ان کو اکٹھا کر کے ان کو سنائے۔ جن جماعتوں میں طاقت ہے ان کو کرنا چاہئے مگر اصل ذریعہ (احمدیہ ٹی وی) کا ہے۔ اگر جو ویڈیوز اب تیار ہوئی ہیں ان میں سے ہر ویڈیو کے لئے جرمن ورشن (German Version) الگ تیار ہو' البانین ورشن الگ تیار ہو' بوزنین ورشن الگ تیار ہو' ٹرکش ورشن الگ تیار ہو۔ Arabic ورشن الگ تیار ہو' بلغارین ورشن الگ تیار ہو اور رومانین (Romanian) ورشن الگ تیار ہو تو دیکھیں کتنا بڑا کام ہے لیکن ایک دفعہ یہ کام ہو تو آپ کی بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی پھر آپ اگر سرحدوں پر گھوڑے باندھیں گے اور وقت پہ آوازیں دیں گے کہ فلاں طرف ہم خطرے محسوس کر رہے ہیں' وہاں خطرے کے آثار دیکھ رہے ہیں تو پہلے ہی سے جوابی کارروائی تیار ہوگی اور آناً فاناً آپ کا پیغام (احمدیہ ٹی وی) کو پہنچ سکتا ہے کہ اس وقت ہمیں بوزنین میں جوابی کارروائی کے لئے فلاں فلاں کیسٹس کی ضرورت ہے جو پہلے سے تیار شدہ آپ کے پاس موجود ہیں ان کو بوزنین کے وقت میں چلانا شروع کریں تاکہ پیشتر اس کے کہ غلط فہمیاں دلوں میں جگہ پا سکیں ان کو داخل ہونے سے ہی روک دیا جائے۔

یہ منصوبہ جب تک مکمل طور پر پہلے تشکیل نہ پا چکا ہو اور دفاعی نظام مکمل نہ ہو چکا ہو' اس کا ڈھانچہ مکمل نہ ہو چکا ہو' اس وقت تک اچانک اگر کچھ ہوا اور آپ کو خبر مل گئی تو آپ کچھ نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے جو بات میں نے شروع میں کہی تھی اس سارے مضمون کو واپس اسی طرف لوٹا رہا ہوں اور اس کے حوالے سے اب میں چاہتا ہوں کہ آپ اپنے کاموں کو اس طرح مستعد کریں کہ ہر زبان کا ایک سیکشن ہو' اس سیکشن کے لئے وہ تمام ضروریات مہیا ہوں جو اس زبان میں احمدیہ ویڈیوز تیار کرنے کے لئے ضروری ہیں۔ ان میں کوئی ایسا انسان موجود ہو جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بنیادی دینی علوم بھی سمجھتا ہو اور انتظامیہ صلاحیتیں بھی رکھتا ہو اور پھر ہر زبان میں وہ ویڈیوز اعلیٰ پیمانے پر تیار ہو کر اس کثرت سے ہمیں پہنچنی شروع ہوں کہ ہم پھر یقین کے ساتھ الگ پروگرام جاری کر سکیں۔

میری خواہش ہے کہ اب (احمدیہ ٹی وی) کے اوپر مستقلاً عربی بجائے اس کے کہ تین دن کا "لقاء مع العرب" ہو کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ کا "لقاء مع العرب" پروگرام چلے اور اس کے لئے مواد بہت ہے۔ اگر میرے دورے کی ویڈیوز کو ہی عربی زبان میں ڈھال لیا جائے اور دیگر جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ویڈیوز تیار ہو چکی ہیں مثلاً (کلام الٰہی) کی کلاسز ہیں' مثلاً دوسرے لوگوں سے سوال و جواب کی مجالس ہیں' ان سب کو اگر عربی زبان میں ڈھال لیا جائے تو مستقلاً ہم روزانہ الگ پروگرام پیش کر سکتے ہیں۔ ہزاروں گھنٹوں کے پروگرام بن سکتے ہیں اور پھر ان میں سے بہت سے ایسے ہوں گے جن کو لازماً دہرانا بھی ہو گا۔ کیونکہ وہ ایسے مضمون سے تعلق رکھنے والے ہیں جن کو ایک دفعہ بیان کرنا کافی نہیں۔ بعض دفعہ آج ایک بات پوری طرح سمجھ نہیں آئی اگر دہرائی جائے تو پھر کل پوری طرح سمجھ آسکتی ہے۔ بعض مضامین گہرے ہوتے ہیں' بار بار سننے پڑتے ہیں' اس کے لئے ہمیں بار بار سنانے ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ Audiance بدلتے رہتے ہیں' ٹیلی ویژن Viewers بدلتے رہتے ہیں یہ تو نہیں کہ وہ ہر وقت ٹیلی ویژن سے چمٹا ہوا ہے۔ آج کسی نے کھولا' کل کسی نے کھولا' آج کسی کو کوئی وقت میسر آیا کل کسی کو کوئی اور وقت میسر آیا اسی طرح لوگ دیکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جن علاقوں میں آدھی رات کو ٹیلی ویژن کے پیغامات پہنچ رہے ہیں وہاں سے آدھی رات کو یا اس کے بعد ایک سننے والا سنتا ہے اور ہمیں خط لکھتا ہے کہ رات میں دیکھ رہا تھا تو اچانک (احمدیہ ٹی وی) ظاہر ہوا اور اس میں یہ دلچسپ بات میں نے دیکھی' مجھے بتائیں کہ آپ کے پروگرام مستقلاً کن کن لوگوں کے لئے کن کن زبانوں میں جاری ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو یہ بہت ہی ضروری کام ہیں جو ہونے والے ہیں لیکن اس کے لئے وقت کی بھی بہت ضرورت ہے۔ وقت کا اللہ تعالیٰ نے انتظام پہلے بھی کیا تھا آئندہ بھی مجھے کامل یقین ہے کہ کرے گا۔ کیونکہ گزشتہ ایک سال سے میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہو رہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں چوبیس گھنٹے کے ٹیلی ویژن عطا کرے۔ اب تین گھنٹے یا چار گھنٹے یا چھ گھنٹے کی بات نہیں رہی۔ وہی "دواں داویلا" والی بات ہے۔ وہ آپ کو لطیفہ سنا چکا ہوں مگر جرمنی کی جماعت کو لطیفوں کا بڑا شوق ہے اس لئے میں پھر سنا دیتا ہوں وہ ایک دفعہ کشتی پر ایک چوہدری اور اس کے ساتھ ایک میراثی سوار ہوئے اور پنجاب کا دستور تھا اور بھی جگہوں پر ہو گا' کہ جب کشتی گرداب میں آتی ہے تو کشتی والا ملاح آواز دیا کرتا تھا کہ سائیں خضر کے نام پر کچھ خیرات ڈال دو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ تو عام طور پر چوہدری صاحب جب بھی میراثی کو ہرانے کی کوشش کرتے تھے میراثی زیادہ ذہین' زیادہ طاق اور چاک و چوبند تھا' وہ ہمیشہ بات الٹا دیا کرتا تھا۔ تو چوہدری صاحب کو خیال آیا کہ اب موقع ہے اس سے انتقام لے لوں۔ اور انتقام لینے کی ایسی سوجھی کہ وہ میراثی بے چارہ کھودا تھا' اس کی داڑھی پہ صرف دو بال تھے اور چوہدری کی بھرپور داڑھی تھی۔ تو چوہدری صاحب نے جب آواز سنی کہ خواجہ خضر کے نام پر کچھ خیرات دے دینی چاہئے تو چوہدری صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ آج بجائے پیسوں کے بہتر ہے کہ داڑھی کے دو دو بال اتار کر نوچ کر ہم دریا میں ڈال دیں۔ مراد یہ تھی کہ میراثی کی تو صرف داڑھی ہی یہ ہے' ساری داڑھی اکھڑ جائے گی۔ تو میراثی مڑ کے بولا "چوہدری جی ایہہ دواں داویلا اے" کون ہے وہ خبیث جو ساری داڑھی نہ اکھیڑ کے پھینک دے۔ تو یہ لطیفے کی بات ہے مگر خدا گواہ ہے کہ "دواں داویلا" نہیں رہا۔ اب تو سب کچھ جھونک دینے کا وقت آگیا ہے۔

پس میں تو یہی اللہ سے عرض کرتا رہا کہ اب دو تین گھنٹے کا وقت کہاں رہا اب تو دنیا میں ہر طرف سے طلب پیدا ہو رہی ہے' پیاس بڑھ رہی ہے' مطالبے آرہے ہیں۔ اب دو گھنٹوں میں یا تین گھنٹوں میں یا چھ گھنٹوں میں ہم کیا کام کر سکیں گے۔ ہمیں عالمی برابر چوبیس گھنٹوں کے پروگرام دے اور میں نے ہدایت کی ہے اس ضمن میں (اللہ نے چاہا تو) جو بھی صورت ہو گی میں امید لگائے بیٹھا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہمیں ضرور چوبیس گھنٹے کے عالمی پروگرام عطا کرے گا۔ اور ان پروگراموں کو بھرنے کے لئے اب یہ کارروائی ہے جو میں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ اگر چوبیس گھنٹے کے پروگرام ہوں تو ہر ملک کی نسبت سے اس کے اوقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ بآسانی دنیا کے ہر ملک کے لئے مناسب حال وقت مقرر کر سکتے ہیں اور وہ زبانیں اس وقت میں چلا سکتے ہیں جو زبانیں ان ملکوں میں بولی جاتی ہیں مگر ان کے لئے تیاری چاہئے۔ اب یورپ کے لئے مثلاً کم سے کم ان زبانوں میں تیاری ہونی چاہئے۔ اس کے علاوہ جرمن پروگرام ہے پھر فرنچ پروگرام ہے' پھر ڈینش ہے' نارویجین ہے اور بہت سی زبانیں ہیں یہاں' اٹالین ہے' سپینش ہے۔ ان سب زبانوں میں نئے پروگرام بنانے کی تو آپ کو استطاعت نہیں ہے نہ ہمارے پاس وقت ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر سے پہلے ہی سے اس کثرت سے ایسے پروگرام بنا دیئے ہیں کہ جن کو اگر ترجمہ کر کے ہم ویڈیوز میں بھر دیں تو ہر زبان کے لئے ایک باقاعدہ معین پروگرام کے مطابق بعض گھنٹے مقرر کر سکتے ہیں۔ البانینز کو پتہ ہو کہ روزانہ ایک یا دو کونسے گھنٹے ہیں جن میں لازماً ہمیشہ البانین پروگرام سن سکیں گے بوزنینز کو پتہ ہو کہ ہماری زبان کا وقت فلاں ہے' جرمنز کو پتہ ہو کہ ہماری زبان کے لئے فلاں وقت ہے۔ سپینش کو پتہ ہو کہ ہماری زبان کا فلاں وقت ہے۔ فرنچ کو پتہ ہو کہ ہماری زبان کا فلاں وقت ہے۔ عرب عین وقت کے اوپر تیار رہیں اس پروگرام کو دیکھنے کے لئے۔ ٹرکش اپنے وقت پر اپنے پروگرام کو دیکھنے کے لئے تیار رہیں۔ یہ وہ منصوبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا ہے اور میں جیسا کہ ہمیشہ میں نے دیکھا ہے جماعت سے اپیل کرتا ہوں اس یقین پر کہ جماعت ضرور بیداری کے ساتھ لبیک کہے گی اور جماعت جرمنی پر سب سے زیادہ کام کا بوجھ ہو گا کیونکہ جتنی زبانوں میں آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں' جتنی مختلف زبانیں بولنے والی قوموں کو آپ (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں' آپ کو خدا نے یہ اعزاز بخشا ہے کہ دنیا میں اور کوئی ملک نہیں ہے جہاں کی جماعت احمدیہ یہ کہہ سکے کہ ہم جرمنی کے برابر قوموں کو (دعوت الی اللہ) کر رہے ہیں' جرمنی کے برابر مختلف زبانیں بولنے والی قوموں کو پیغام پہنچا رہے ہیں۔ پس یہ سعادت خدا نے بخشی ہے تو اس سعادت کی ذمہ داریوں کو بھی ادا کرنا ہو گا۔ اور وہ ٹیمیں جو اس وقت بناء پا چکی ہیں یعنی ان کو بنایا جا چکا ہے کسی حد تک' ان ٹیموں کو ایک منصوبے کے مطابق کام دے کر اسے آگے بڑھانا ہو گا اور نظر رکھنی ہو گی کہ ہم روزانہ کتنے گھنٹے کا پروگرام بنا رہے ہیں' کن کن موضوعات پر بنا رہے ہیں' کون کون سی ویڈیوز ہمارے پاس اکٹھی ہو چکی ہیں۔

اب خطبات کے بھی سلسلے ہیں جو ایسے ہیں کہ جن کو دہرانا بھی ضروری ہے مثلاً گلف کرائسز کے اوپر' عبادتوں کے اوپر اور بہت سے مضامین ہیں جن پر خطبات کے سلسلے تھے جن کی ہمیشہ بار بار یاد دہانی کی ضرورت پیش آتی جائے گی کیونکہ انسان کو یاددہانی کی ضرورت ہے۔ آپ نے سن بھی لئے ہوں تو آپ کو بھی ضرورت پیش آئے گی۔ لیکن جن قوموں نے سنے ہی نہیں ہیں ان کو کیا پتہ کہ جماعت احمدیہ کے کیا پروگرام ہیں' کیا ارادے ہیں' کس نظر سے دنیا کو دیکھتی ہے' اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا روشنی عطا کی ہے۔ پس ان سب دنیا کی قوموں کو ان کی ضروریات مہیا کرنا' ان کی طبعی پیاس بجھانا جس کا پانی (-) حضرت بانی سلسلہ پر اترا ہے (-) آج کے دور میں حضرت بانی سلسلہ کو مشکیں بھر بھر کے وہ پانی پلایا گیا اور اسی کے فیض کو جاری کرنے کے لئے ہم خدام آج پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ذرائع مہیا فرمائے ہیں۔ پس جس خدا نے ذرائع مہیا فرمائے ہیں مجھے کامل یقین ہے کہ ہماری استعدادیں دیکھ کر ذرائع مہیا فرمائے ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ ہمیں استعدادیں عطا کرنے کے بعد یہ ذرائع مہیا فرمائے ہیں۔ پس جس خدا نے استعدادیں عطا کی ہیں وہی ان کی تسخیر کی بھی طاقت بخشے گا مگر لازم ہے کہ دعا کریں اور دعائیں کر کے ان کاموں کو جاری کریں۔ مسلسل ایسے سیل قائم ہونے چاہئیں' Desks قائم ہونے چاہئیں' مسلسل کا لفظ تو بعد میں کہنا چاہئے تھا' ایسے ڈیسک قائم ہونے چاہئیں جو مسلسل نگاہ رکھیں کہ اس وقت مثلاً بوزنین میں ہم نے کیا کر لیا ہے' کیا آئندہ کرنا ہے کس قسم کے توہمات پیدا کئے جا رہے ہیں' کس قسم کے شبہات دلوں میں بھرے جا رہے ہیں' ان کے کیا کیا جواب ہونے چاہئیں۔ احمدیت کا کس حد تک تعارف ہے' کس حد تک تعارف کروانا ضروری ہے' کس طریق پر ہونا چاہئے یہ ساری باتیں بوزنین زبان میں موثر طریق پر ان کو پیش کرنے کے لئے جتنا بھی آج تک مواد اکٹھا ہے اس پر وہ ڈیسک نظر رکھے اور پھر Monitor کرے اس بات کو کہ جن خدام' انصار' لجنات کے سپرد یہ کام ہے یعنی خواتین اور بچوں کے سپرد' ان کی پروڈکشن کیا ہے' کس رفتار سے وہ ان کو ٹیلی ویژن پر دکھانے کے لائق پروگراموں میں تبدیل کر رہے ہیں' اور پھر ہمیں مطلع کیا جائے کہ ہر روز کے لحاظ سے اتنے گھنٹے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔ اور جب کچھ پروگرام تیار ہو جائیں گے اور رفتار کا یقین ہو جائے گا کہ مستحکم ہو چکی ہے تو پھر ہم (اللہ نے چاہا تو) بڑی خود اعتمادی کے ساتھ اعلان کریں گے کہ آؤ بوزنینز اب تمہارے لئے ہم نے ہر روز کا فلاں ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے مقرر کر دیئے ہیں' فلاں وقت تم بیٹھا کرو اور دیکھا کرو اور ایک دفعہ شروع ہو جائے تو پھر اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ افیم کی بھی تو عادت پڑتی ہے مگر اچھے پروگرام دیکھنے کی اس سے زیادہ عادت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے (احمدیہ ٹی وی) کے پروگرام دنیا کے ذلیل لذتوں والے پروگراموں کو توڑ کر اپنی جگہ خود بنا رہے ہیں اور مطالبہ بڑھ رہا ہے اس کا مزہ ہی اور ہے اس کی کیفیت ہی اور ہے۔

پس اس بات سے نہ ڈریں کہ کون دیکھے گا۔ آپ پروگرام بنائیں اور مہیا کریں اور ہم عین معین پروگراموں کے مطابق ان کو مختلف قوموں اور زبانیں بولنے والوں کی خدمت میں پیش کریں گے تو پھر دیکھیں کہ کس تیزی سے خدا کے فضل سے احمدیت پھیلتی ہے۔ پھر آپ کا یہ فکر کم ہو جائے گا کہ جو آئے تھے ہم نے ان کو سنبھالا بھی ہے کہ نہیں۔ ہمارا کام صرف یہ رہ جائے گا کہ ہر وہ جگہ جہاں خدا کے فضل سے نومبایعین پیدا ہوتے ہیں وہاں کثرت کے ساتھ ڈش اینٹینے مہیا کئے جائیں اور اس کے لئے پھر الگ ایک منصوبہ ہو گا۔ ایسی ایک ٹیم بنانی ہو گی جو نظر رکھے' یہ دیکھے کہ پروگرام سے استفادہ کرنے والوں کے پاس ذرائع بھی ہیں کہ نہیں۔ اور اگر ہم ذرائع مہیا کریں تو ان کے ضائع ہونے کا احتمال تو نہیں ہے۔ ان کی نگرانی کا کیا انتظام ہو گا' کون سی جگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے جہاں وہ پروگرام دکھائے جائیں گے۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کے گھر میں تو آپ ڈش انٹینا مہیا نہیں کر سکتے۔ نہ ان بے چاروں کے حالات اس وقت ایسے ہیں کہ وہ زیادہ خرچ برداشت کر سکیں۔ پس اس پہلو سے بہت سے کام ہیں' میں نے خلاصۃً آپ کے سامنے رکھ دیئے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اب (اللہ نے چاہا تو) بڑی مستعدی کے ساتھ اس میدان میں بھی جماعت "جرمنی" دنیا کی ساری جماعتوں کو پیچھے چھوڑ جائے گا مگر پیچھے چھوڑ جائے گا نہیں بلکہ دعوت عمل دیتا ہوا آگے بڑھے گا اشارے کرتا ہوا آگے بڑھے گا کہ ہے جان اور ہے طاقت تو آؤ ہمارے ساتھ آگے بڑھ کے دکھاؤ' اس طرح جو مسابقت کی روح سے ایک عمل کا دور شروع ہو گا وہ (اللہ نے چاہا تو) احمدیت کو فتوحات کے ایک نئے دور میں داخل فرما دے گا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا

یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے کہ روح ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اول مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے۔ اور پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور ابتدا اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے بے شک وہ اس کی مشیت سے ایک مجہول الکنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جزو ہے جیسا کہ جسم جسم کی جزو ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے۔ بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشاء نہیں ہے کہ روح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضاء سے زمین پر گرتی ہے اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو قانون قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔

1924ء کا مصر

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی 1924ء میں برطانیہ تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی بھی تھے۔ حضرت بھائی صاحب نے اس دورہ کی روداد خطوں کی شکل میں مرتب کی جو اخبار الفضل قادیان میں ساتھ ساتھ شائع ہوتے رہے۔ ذیل میں اس رپورٹ سے ایک اقتباس پیش کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

30۔ جولائی۔ مصر کی حالت

30۔ جولائی صبح کی مجلس میں حضرت صاحب نے فرمایا۔ مصر کی حالت تو اس امر کی مقتضی ہے کہ یہاں کم از کم دو ماہ متواتر قیام کیا جائے۔ کیونکہ جس تباہ کن تمدن سے میں (دین حق) کو بچانا چاہتا ہوں اس کا زہر تو مصریوں میں سرایت کر چکا ہے۔ اور مصری (-) اس یورپ کے تمدن کے سامنے سر تسلیم خم کئے جا رہے ہیں۔

ہندوستان اور انگلستان کا تعلق

ہندوستان میں سیاسی تغیرات کا ذکر ہوتا رہا۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ ادھر ہندوستان میں احمدیت ترقی کرے گی۔ اور ادھر یورپ میں ترقی پکڑے گی۔ اس صورت میں ہندوستان اور انگلستان کا آپس میں ایک تعلق پیدا ہو جائے گا۔

حضرت صاحب کی عربی میں تقریر

کھانے کے بعد حضرت صاحب کے پاس ایک احمدی مصری دوست آئے۔ حضرت صاحب کی زیارت کی اور عربی میں ایک ایڈریس اور نظم حضرت صاحب کے سامنے پڑھی۔ تقریر میں مایوسی اور (دین حق) کی مصیبت کا بہت ذکر تھا۔ اس پر حضرت صاحب نے عربی میں تقریر اور ایڈریس کا جواب دیا کہ مایوسی سے دین حق نے منع کیا ہے۔ اگرچہ حالات ایسے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے دین حق کی مدد کی اور وقت پر خبر لی۔ سو مبارک ہو آپ کو اہل مصر۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اب جلد (-) آپ لوگوں کے شامل حال ہونے والا ہے۔ میں مصر کے حالات کے مطالعہ کی غرض سے یہاں آیا ہوں۔ جلد تر (دعوت الی اللہ کا) نظام قائم کر دوں گا۔ اور بہتر نتائج پیدا ہونے کی اللہ تعالیٰ سے امید کی جاتی ہے۔

اہرام مصر کی سیر

اہرام مصر شہر سے 10 میل کے قریب دور ہیں۔ جنہیں دیکھنے کے لئے ہم گئے۔ اہرام تو اور بھی ہیں۔ مگر زیادہ آمد و رفت انہی کی طرف ہے۔ یہ تین بڑے اہرام ہیں۔ جو دو اور تین سو فٹ کی بلندی کے ہیں۔ ایک کے اندر قبر اور کمرے نیچے سے اوپر کو جاتے ہیں اور دوسرے میں نیچے کی طرف جاتے ہیں۔ میں ان تین میں سے درمیانی کے اندر گیا تھا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی ساتھ تھے۔ راستہ کا پہلا حصہ بہت ہی صاف پتھروں کا بنا ہوا تھا۔ جو اوپر سے نیچے کو ڈھلوان تھا۔ انسان اگر پاؤں پسار کر بیٹھ جائے تو خود بخود پھسلتا پھسلتا نیچے جا سکتا تھا۔ مگر ہم کھڑے ہو کر دونوں دیواروں کو ہاتھ لگائے جسم کو سنبھالے اترے دو (دلیل رہنما) موم بتی جلائے ہمارے ساتھ تھے۔ کوئی پچاس فٹ گہرائی تک جا کر ایک غار آئی جس میں کود کر اترنا پڑا۔ غار کی گہرائی 6 یا 7 فٹ تھی۔ اس غار سے آگے کا راستہ بالکل ناہموار تھا جو قبر کے اندر کا سامان وغیرہ کھود دینے کی وجہ سے پتھر مٹی اور چونہ سے پٹا پڑا تھا۔ اور کسی نے صاف نہ کیا تھا۔ بعض جگہ ہمیں پیٹ کے بل گھسٹتے گھسٹتے جانا پڑا۔ کچھ دور جا کر پھر کھڑے ہو کر نکلنے کا راستہ آ گیا۔ حتیٰ کہ ہم ایک ہال میں جا پہنچے جو وضعدار بنا ہوا ہے۔ اس کے اندر ایک طرف کو ایک پتھر کی کھدی ہوئی خالی قبر ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جنازہ تھا۔ اور باقی کمرہ میں لاکھوں روپیہ کا زر و جواہر اور ضروریات زندگی رکھی ہوئی تھیں جو اب نکال لی گئی ہیں۔ یہ بڑا کمرہ اور راستہ کا ایک حصہ پتھر کھود کر بنایا گیا ہے۔ کھدائی کی محنت اور صنعت واقعی حیرت انگیز ہے۔ اس بڑے کمرہ کے بعد ہم ایک دوسرے کمرے کی طرف لے جائے گئے جو پہلے کمرہ سے چھوٹا مگر وہ بھی بہت وسیع تھا۔ اس کے اندر قبر کھدی ہوئی نہ تھی۔ بلکہ بالکل صاف کمرہ تھا۔ دونوں کمروں کو ہم نے آتشبازی کی تار جلا کر خوب اچھی تیز روشنی میں دیکھا اور واپس آ گئے۔

اہرام مصر کیا ہیں

لوگوں میں یہ روایت مشہور ہے کہ یہ عظیم الشان عمارات محض قبور ہیں۔ جو اولاً پتھروں کو کھود کر کمرے وغیرہ بنا کر بعد میں ان کے اوپر اور کروڑوں من پتھروں کی بلند بالا عمارات بنائی گئی تھیں۔ اور راستوں کو ایسا پیچدار بنا دیا گیا کہ کوئی اندر نہ پہنچ سکے۔ پتھروں کے اوپر چونہ گچ کیا گیا تھا۔ مگر اب گورنمنٹ نے اہرام کے اندر پہنچ کر حالات معلوم کرنے کی کوشش میں راستہ تلاش کرنے کی غرض سے ان اہرام کو کئی کئی مقامات سے توڑا پھوڑا ہے۔ مگر جب پھر بھی راستہ نہ ملا تو اوپر سے گچ کے کام کو بالکل اتار پھینکا اور عمارات عظیم کو بالکل ننگا کر دیا۔ کہتے ہیں کہ بادشاہ کو مرنے کے بعد ایسے عظیم الشان کمرہ میں دفن کرتے جو اس کی شان کے مطابق ہوتا۔ اسی طرح علیٰ قدر مراتب ہر شخص کو اس کی حیثیت اور پوزیشن کے مطابق رکھا کرتے تھے۔ اور موت کے بعد بھی ان کے ساتھ لوازم زندگی اور تعیش کے سامان جمع کر دیئے جایا کرتے تھے۔ بادشاہ کے متعلق خیال تھا کہ وہ موت کے بعد بھی اپنی رعایا کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ اور رعیت کی نگرانی اور بوقت ضرورت امداد کرتا تھا۔ اور روح انسانی اپنی دنیوی چیزوں سے ہمیشہ محبت کرتی اور وابستہ رہتی تھی۔ انہی وجوہات کی بناء پر کوشش کی جاتی تھی۔ کہ ہر قسم کے سامان بعد الموت بھی اس کے گرد جمع کر دیئے جائیں۔ جو رعیت کی امداد یا خود مردہ کی روح کی خوشی اور دلجوئی کا موجب بن سکیں۔ یہ سامان بادشاہوں کے ساتھ چونکہ لاکھوں روپیہ کی قیمت کے رکھے جاتے تھے۔ اس لئے ان کی حفاظت اور مردہ کے لئے اوپر بہت ہی محفوظ اور مضبوط عمارت بنا کر دروازے وغیرہ بالکل بند کر دیئے جاتے تھے۔ چنانچہ اب جبکہ گورنمنٹ نے وہ سامان اور زر و جواہر نکلوائے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ کس قدر قیمتی زیورات۔ جواہرات۔ فرنیچر۔ تابوت۔ ڈھانچ اور برتن و دیگر سامان وغیرہ رکھے جاتے تھے۔ اور ان سے اس زمانہ کی صنعت اور کاریگری کا بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس میں کس قدر کمال ان لوگوں کو حاصل تھا۔

اہرام کی شکل

اہرام مصری سیدھے بلند بالا نہیں بنائے گئے بلکہ سیڑھیوں کی طرح درجات کے طریق پر پتھر لگائے گئے ہیں۔ نیچے سے بہت چوڑے لمبے ہیں۔ اور اوپر سے تنگ ہوتے جاتے ہیں۔ نوکدار چوٹی نکال دی ہے۔ اس طرح کی چوگونہ مخروطی شکل ہے۔ ایک ایک پتھر دو دو ٹن بلکہ اس سے بھی زیادہ وزن کا ہو گا۔ جو

باقی صفحہ 6 پر

ایک اچھی بات

اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ نیکی بھی ہو تو اس کا ثمرہ دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان   تاریخ لجنہ جلد اول

محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ

بنت حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

مبارکہ بیگم کی وفات 23۔اکتوبر 1927ء کو ہوئی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت نے لکھا:۔

"مدرسہ خواتین کی طالبات میں موصوفہ کی عمر سب سے چھوٹی تھی لیکن اپنے ذہن اور محنت شاقہ کی وجہ سے اس نے کبھی کسی امتحان میں کسی دوسری طالبہ کو اپنے سے آگے نہیں نکلنے دیا۔ چنانچہ گزشتہ سالانہ امتحان میں اس نے ہر مضمون بلکہ ہر مضمون کے ہر حصہ میں اول انعام حاصل کیا اور ایسے اعلیٰ نمبر حاصل کئے کہ دوم رہنے والی طالبہ اس سے بہت پیچھے رہی جب شروع شروع میں اس نے مدرسۃ الخواتین میں داخل ہونے کی خواہش ظاہر کی تو بوجہ عمر کی کمی کے اسے داخل کرنے میں کچھ تامل کیا جاتا تھا۔جب اس کے اصرار پر اسے داخل کیا گیا تو پہلے ہی امتحان میں اس نے ہر مضمون میں اول رہ کر یہ ثابت کر دیا کہ نہ صرف یہ کہ وہ ہر طرح کلاس میں چلنے کے قابل ہے بلکہ یہ کہ اس نے مدرسہ میں داخل ہو کر ہمارے مدرسہ کے معیار کو بلند کر دیا ہے۔

... گزشتہ سالانہ امتحانات کے بعد تجویز کیا گیا کہ اسے خاص انعام کے طور پر ایک طلائی انگوٹھی پیش کی جائے چنانچہ تقسیم انعامات کے موقع پر وہ دی گئی اور موصوفہ نے اپنے آپ کو ہر طرح اس امتیاز کا اہل ثابت کیا... میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں تعلیم نسواں کے مستقبل کے لحاظ سے مبارکہ بیگم کی وفات ایک قومی صدمہ ہے اور میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے جس کے ساتھ موصوفہ کا ایک طالبہ علم کی حیثیت سے تعلق تھا اس قومی صدمہ کا اعتراف کر کے اس کے والدین کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا جائے"

آپ نے یہ بھی لکھا کہ خاں صاحب فرزند علی خاں صاحب کی لڑکی جو مدرسہ خواتین کی طالبہ تھیں اور کچھ عرصہ ہوا وفات پائی وہ بھی نمایاں خصوصیت رکھتی تھیں۔ اس طرح دو چوٹی کی طالبات ہم سے جدا ہو گئیں مدرسہ کے لئے ان دونوں کی پے در پے وفات موجودہ حالات میں ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے مبارکہ بیگم کی وفات پر مندرجہ ذیل تعزیت نامہ لکھا۔

تعزیت نامہ مبارکہ

(از حضرت امام جماعت الثانی)

مکرمہ

(سلام۔)

صبح مولوی شیر علی صاحب نے گھر میں آکر خبر سنائی کہ عزیزہ مبارکہ بیگم فوت ہو گئی ہیں خدائی مشیت سے کوئی چارہ نہیں۔ کل ڈاکٹر صاحب نے آکر یہ تو بتایا تھا کہ عزیزہ بہت کمزور ہو گئی ہے لیکن اس امر کا ان کو بھی خیال نہ تھا کہ کمزوری اس قدر زیادہ ہے کہ موجب موت ہو گی۔عزیزہ کی موت کا صدمہ آپ کو ہونا طبعی ہے لیکن اس صدمہ میں بہت سے لوگ آپ کے شریک ہیں۔ کیونکہ موصوفہ ایک نہایت ہی ہونہار وجود تھا۔ جس سرعت کے ساتھ اس نے مدرسۃ الخواتین میں ترقی کی۔ جس سرعت سے پیچھے سے آکر اگلوں کو اس نے پیچھے چھوڑا وہ ایسا حیرت انگیز تھا کہ اس کی نسبت اچھی امید کا پیدا ہو جانا کچھ قابل تعجب نہ تھا کہ تعلیم نسواں میں عزیزہ ایک مفید اور کارآمد وجود ثابت ہو گی مگر تعلیم کے ساتھ عزیزہ کی طبیعت میں وقار بھی تھا جو اس کی علمی ترقی کو اور بھی امید افزا بنا دیتا تھا۔ خدا کی قدرت ہے کہ یکے بعد دیگرے مدرسۃ الخواتین کی دو ہونہار طالب علمیں ہم سے رخصت ہو گئی ہیں۔ پہلے حبیبہ بیگم رخصت ہوئیں جنہوں نے عزیزہ کی طرح تھوڑے ہی عرصہ میں حیرت انگیز ترقی کی تھی اور اب مبارکہ بیگم جس نے حبیب کے بعد مدرسہ کی پڑھائی میں گویا جان ڈال دی تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ عزیزہ کو اگلے جہان میں ان ترقیات سے حصہ دے جن سے وہ اس جہاں میں محروم کر دی گئی ہے۔ اور آپ کو اس نیک تربیت کی جزاء خیر دے جو آپ نے موصوفہ کی کی۔ اور جس کا نیک انجام اس دنیا میں ظاہر نہ ہوا۔

ہر عزیز کا جدا ہونا شاق ہوتا ہے جس کے نشوونما میں ترقی اور رشد کے آثار ظاہر ہو رہے ہوں۔ اور عزیزہ کی وفات آپ کے لئے ہی نہیں بلکہ میرے لئے بھی اور اس کے سب استادوں کے لئے بھی نہایت صدمہ اور تکلیف کا موجب ہے۔

رات کو دس گیارہ بجے یکدم میرے دل پر یہ فقرہ القاء کیا گیا کہ آج رات عزیزہ کا انتقال ہو جائے گا۔ میں نے اسے ایک انسانی وسوسہ سمجھ کر بار بار اس خیال کو دور کیا۔ مگر وہ اس طرح دل پر مستولی ہوا کہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ انسانی خیال نہیں بلکہ ایک بالا ہستی کی طرف سے القاء ہے۔

والسلام

خاکسار مرزا محمود احمد

بقیہ صفحہ 5

اینٹوں کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔ ایسے بڑے اور بھاری پتھروں کا اتنی بلندی تک لے جانا ہی کچھ کم حیرت انگیز نہیں ہے۔ اس جگہ جو لوگ راہبر کے طور پر کام کرتے ہیں بہت ہی مشاق ہوتے ہیں۔ ان میں ایک مضبوط اور تیز رو آدمی ایک روپیہ مزدوری مقرر کر کے ھرم کی چوٹی تک بھاگتا ہوا گیا۔ چھ منٹ میں اوپر جا پہنچا۔ جہاں وہ فٹ بال کے گیند کے برابر نظر آتا تھا۔ آدھ منٹ ٹھہر کر چار چار فٹ اونچے پتھروں کی سیڑھیوں سے بے دھڑک کودتا پھاندتا نیچے چلا آیا۔ اور دو منٹ میں زمین پر آ گیا 9 منٹ کا وقت مقرر کر کے گیا تھا۔ ساڑھے آٹھ منٹ میں واپس آگیا۔ ہم میں کا مضبوط آدمی بھی بمشکل شاید آدھ گھنٹہ میں چڑھ سکتا۔

ایک بڑا بت ابوالہول ایک بڑے پتھر کا بت ہے جس کا ناک فرانسیسی فاتح نے کلہاڑے سے کاٹ دیا تھا۔ دیکھا۔ اس کے پاس بھی عجائب خانہ قبرستان ہے۔ جس کو دیکھ کر حیرت ہی ہوتی ہے۔ نہ معلوم ابھی اس سرزمین کے اندر کیا کیا عجائبات پوشیدہ ہیں۔ جن کا علم بجز خدائے علیم کے کسی کو نہیں۔

پولیس کا انتظام یہاں پولیس کا انتظام حکومت کی طرف سے خاطر خواہ ہے۔ اور لوگ آزادی سے جاتے اور سیر کرتے ہیں۔ ورنہ کچھ زمانہ پہلے اس مقام پر لوگ لوٹ لئے جاتے تھے۔ ڈاکہ پڑتا تھا قتل ہوتے تھے۔ لوگ زائرین کو غاروں اور قبروں کے اندر لے جا کر قتل کر دیتے تھے۔ اور ان کا مال و اسباب لوٹ لیتے تھے۔

اہرام مصر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں:۔

"پرانے زمانے میں سب سے اونچے مینار مصر میں ہی بنا کرتے تھے۔ اور یہ اونچے مینار اسی خیال کے ماتحت بنائے جاتے تھے کہ مصری سمجھتے تھے کہ ارواح سماویہ آسمان سے اترتی ہیں۔ تو بلندی پر رہنے کی وجہ سے وہ بلند جگہوں کو پسند کرتی ہیں اسی لئے وہ اپنے بزرگوں اور بادشاہوں کی قبریں بلند میناروں کی شکل میں بنایا کرتے تھے۔ مگر چونکہ اس وقت حساب کا علم ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اس لئے وہ سیدھا اور گول مینار بنانے کی بجائے اس شکل △ کی عمارات بنایا کرتے تھے۔ یعنی ان کی چوٹی تو صرف چند مربع گز کی ہوتی تھی لیکن بنیاد ہزاروں مربع گز میں ہوتی تھی۔ بعد میں جب حساب مکمل ہوا اور بنیادوں اور سدھائی کا علم ہوا تو سیدھے گول میناروں کا رواج ہو گیا۔ میں جب مصر میں گیا تھا تو میں نے بھی ان میناروں کو دیکھا تھا یہ اتنے بلند مینار ہیں کہ اچھا قوی اور مضبوط آدمی بھی ان پر چڑھتے چڑھتے تھک جاتا ہے۔ آج بھی انجینئر جب ان میناروں کو دیکھتے ہیں تو حیران ہوتے ہیں کہ اس زمانہ میں ناقص انجینئرنگ کے باوجود انہوں نے کتنی بلند و بالا عمارتیں کھڑی کر دیں۔

درحقیقت یہ مینار نہیں بلکہ قبریں ہیں۔ جو بادشاہوں کے لئے بنائی جاتی تھیں۔ کیونکہ ان کا خیال تھا کہ ان میناروں کے ذریعہ آسمانی ارواح ان کے بزرگوں کے نزدیک ہو جاتی ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 30653 میں ملک طارق محمود ولد ملک خلیل احمد عابد قوم چغتائی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک طارق محمود ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 عبدالسلام وصیت نمبر 12503 گواہ شد نمبر2 نعیم احمد باجوہ وصیت نمبر 29406۔

مسل نمبر 30654 میں حافظ جہاں زیب قریشی ولد وسیم احمد قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 96-2-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ جہاں زیب قریشی ناصر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر1 آصف محمود ڈار وصیت نمبر 29405 گواہ شد نمبر2 راشد محمود وصیت نمبر 29114۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل گلوبل بیم پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گلوبل بیم پر ویڈیو فریکوئنسی 973ء (Pace کے ریسیور پر. 177ء4) اس کی ڈائریکشن 57 ڈگری ایسٹ اور اندازاً 48 ڈگری ایلیویشن (اس وقت 66 ڈگری ایسٹ اور 51 ڈگری ایلیویشن ہے) اس کا طریق یہ ہے کہ آپ اپنی ڈش کے پیچھے کھڑے ہو کر ڈش کو 2-3 انچ دائیں گھمائیں اسی طرح ڈش کو قریباً 2 انچ نیچے کر دیں۔ (یہ اندازاً بتایا جا رہا ہے) تیکنیکی اصطلاح میں پہلے اس کی Polarity رائٹ ہینڈ سرکلر تھی اب لیفٹ ہینڈ سرکلر ہے۔

اگر آپ کی LNB کے اندر ایک ٹافلون کی ٹکی لگی ہوئی ہے جسے عام طور پر بسکٹ کہا جاتا ہے تو اس کا رخ اگر وہ پہلے شمالاً جنوباً تھا تو اب شرقاً غرباً کر دیں اور اگر پہلے شرقاً غرباً تھا تو اب شمالاً جنوباً کر دیں۔ یعنی اس بسکٹ کو گھما کر پہلے سے الٹ سمت میں کر دیں۔ لیکن خیال رہے کہ صرف بسکٹ کا رخ بدلنا ہے LNB کا رخ نہ بدلے۔

ضروری اطلاع احمدیہ ٹی وی کے ناظرین یہ نوٹ کر لیں کہ جس سابق ڈائریکشن پر پروگرام آرہے ہیں۔ یہ 12- جولائی تک آتے رہیں گے۔ اس کے بعد پرانی ڈائریکشن پر پروگراموں کا سلسلہ ختم ہو جائے گا۔ یعنی 12- جولائی 1996ء تک پرانی اور نئی دونوں سمتوں پر پروگرام آتے رہیں گے اس لئے ناظرین کرام 12- جولائی سے پہلے پہلے نئی سمت پر اپنی ڈشیں سیٹ کر لیں۔

پاکستانی وقت کے مطابق

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

منگل 9- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر9 (نیا)
1-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
سبق نمبر44 (دوبارہ)
3-00 فرنچ زبان سیکھئے
3-30 متفرق پروگرام
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہی
سبق نمبر19 دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر55 (دوبارہ)
6-00 احمدیہ ٹی وی سپورٹس میراتھن واک بورن ماؤتھ - یو کے اپریل 1996ء (دوبارہ)
7-30 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر9 (دوبارہ)
8-30 فرنچ زبان سیکھئے
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر 44 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر-ترتیل کلام الہی- سبق نمبر19 (دوبارہ)
11-00 دینی تعلیمات۔ روحانی خزائن
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) پشتو پروگرام-
خطبہ 94-6-3
1-00 لقامع العرب نمبر55 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر9 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 متفرق پروگرام
5-00 فرام دی آرکائیوز۔
خطبہ موضوع تربیت 89-2-24
6-00 ترجمہ کلام الہی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- سبق نمبر45 (نیا)
7-00 طبی معاملات۔ بچے اور ماں کی صحت حصہ دوم
7-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ محمد صادق صاحب
8-00 لقامع العرب نمبر56 (نیا)
9-00 نارویجئن پروگرام... اصول کی فلاسفی
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر 11- (نیا)
11-00 جرمن پروگرام- (ا) کوئز پروگرام (اا) لجنہ بات چیت۔

بدھ 17- جولائی 1996ء

12-00 (رات) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے سبق نمبر17
1-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
1-30 متفرق پروگرام
2-00 ترجمہ کلام الہی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر47 (دوبارہ)
3-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر24
3-30 حکایات شیریں۔ نمبر13 (نیا)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر23 (دوبارہ)
5-00 لقامع العرب نمبر60 (دوبارہ)
6-00 طبی معاملات۔ بچے اور ماں کی صحت۔ حصہ سوم (دوبارہ)
6-30 ایک نو احمدی سے گفتگو۔ مکرم عاشق حسین صاحب
7-00 (صبح) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر17 (دوبارہ)
8-00 چینی زبان سیکھئے۔ سبق نمبر24 (دوبارہ)
8-30 حکایات شیریں۔ نمبر13 (دوبارہ)
9-00 ترجمہ کلام الہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر47 (دوبارہ)
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- ترتیل کلام الہی- سبق نمبر23
11-00 اراؤنڈ دی گلوب۔ ہماری کائنات
11-30 متفرق پروگرام
12-00 (دوپہر) رشین پروگرام
1-00 لقامع العرب نمبر60 (دوبارہ)
2-00 بنگلہ پروگرام-اردو پروگرام
3-00 (سہ پہر) حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے۔ سبق نمبر17 (دوبارہ)
4-00 تلاوت-حدیث-خبریں
4-30 چلڈرنز کارنر- عید ملن- یو کے- 1996ء- حصہ سوم
5-00 انڈونیشین پروگرام
6-00 نیچرل کیور- ہومیوپیتھی- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع سبق نمبر38
7-00 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
8-00 لقامع العرب نمبر61 (نیا)
9-00 فرنچ پروگرام
10-00 تلاوت-حدیث-خبریں
10-30 چلڈرنز کارنر- آیئے عبادت سیکھیں از امام عطاء المجیب راشد صاحب سبق نمبر 15
11-00 جرمن پروگرام (ا) ٹک ٹیک (اا) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا دورہ۔

وضاحت

○ گزشتہ دنوں مکرم محمد اعظم میاں صاحب کے متعلق ایک مضمون الفضل میں شائع کیا گیا تھا بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ یہ صاحب کون ہیں۔ میاں صاحب مکرم حضرت مولوی رحیم بخش (تلونڈی) جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قدیمی رفیق تھے کے فرزند مکرم ڈاکٹر عبد القدوس صاحب (جنہوں نے خدا کی راہ میں جان دی) کے داماد ہیں اور مکرم ڈاکٹر نفیس احمد صاحب حامد نیوروسرجن کے خسر اور مکرم عبد السلام صاحب ظافر (حال وکالت تبشیر) کے سمدھی ہیں میاں صاحب کے ایک فرزند اب ویٹ لفٹنگ میں نام پیدا کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

سستا علاج
بذریعہ ہومیوپیتھک ادویات
ہومیو ڈاکٹر عزیز احمد خان
D.H.M.S. R.H.M.P.
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار- ربوہ
فون: ۲۱۲۳۹۹ گھر ۲۱۱۳۹۹

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنّاصِر
نیو الرّحیم جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی- فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جولائی-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ وفاقی حکومت نے سپریم کورٹ سے نظر ثانی کی اپیل واپس لے لی ہے۔ نظر ثانی کی یہ اپیل سپریم کورٹ کے ججوں کی تقرری کے بارے میں فیصلے کے خلاف دائر کی گئی تھی۔ حکومت نے اعتراض کیا تھا کہ اپیل کی سماعت کرنے والے بنچ میں چیف جسٹس خود شامل نہ ہوں۔ حکومت کا یہ اعتراض مسترد کر دیا گیا۔ حکومتی وکیل مسٹر اعتزاز احسن نے عدالت کے روبرو کہا کہ بنچ دوبارہ تشکیل دیا جائے۔ اس میں فاضل چیف جسٹس کو شامل نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا مزید سماعت سے قبل اس بنیادی نکتے پر فیصلہ دیا جائے۔ ورنہ حکومت کی طرف سے مجھے ہدایت ہے کہ درخواست واپس لے لوں۔ فاضل عدالت نے کہا کہ ہم نے اعتراض نوٹ کر لیا ہے۔ اگر دلائل دینا چاہتے ہیں تو شروع کریں۔ اس پر مسٹر اعتزاز نے کہا کہ اگر ہمارا اعتراض منظور نہیں کرتے تو ہم اپیل واپس لیتے ہیں۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے مختصر فیصلے میں کہا کہ اپیل واپس لینے کی بنیاد پر مسترد کی جاتی ہے۔ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے بھی متفرق درخواست پیش کی کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بنچ کی سربراہی سے دستبردار ہو جائیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کہ یہ درخواست رجسٹرار کے دفتر میں داخل کریں ایڈووکیٹ جنرل نے کہا کہ ایسی صورت حال میں ہم درخواست واپس لیتے ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے روبرو جب ایڈووکیٹ جنرل پنجاب عبدالستار نجم نے گورنر پنجاب کی جانب سے دائر کردہ درخواست واپس لے لی تو فاضل عدالت کا ماحول ناخوشگوار ہو گیا۔ مسٹر اعتزاز احسن نے کہا کہ سپریم کورٹ کا فیصلہ غلط ہے۔ کسی متاثرہ جج کو نوٹس نہیں دیا گیا۔ سماعت سے قبل ایسا کرنا ضروری ہے۔ مسٹر جسٹس اجمل نے کہا کہ عدالت عالیہ کے ججوں کو طلب کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ مسٹر اعتزاز نے کہا کہ پھر وکلاء کو تو طلب کیا جا سکتا ہے۔ حکومت کے ایک اور وکیل ملک سعید حسن نے کہا کہ دنیا میں ہائی کورٹ کے ججوں کو نکالنے کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ انہیں ایسی چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی کے ذریعے فارغ کیا گیا جس کی کوئی آئینی حیثیت نہیں۔ اس پر فاضل چیف جسٹس نے جواب دیا کہ آپ جذباتی نہ ہوں تحمل سے دلائل دیں۔

○ فاضل سپریم کورٹ کے روبرو سندھ ہائی کورٹ کے متاثرہ ججوں کی طرف سے دائر کردہ نظر ثانی کی اپیل بھی واپس لے لی گئی۔ اس موقعہ پر چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا کہ جب اصل کیس واپس لے لیا تو باقی درخواستیں خود بخود غیر موثر ہو گئیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ 1993ء میں فوج کا کردار غلط تھا۔ اب فوج لوٹ مار کا نوٹس لے۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ہدایت کی کہ تحریک کا رخ صرف بے نظیر کی طرف رکھیں۔ انہوں نے مسلم لیگی کارکنوں کو ہدایت کی کہ وہ جماعت اسلامی کے پروگرام میں وزیر اعظم نواز شریف کے نعرے نہ لگائیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ چیف جسٹس صاحبان کی کمیٹی عبوری حکومت کی نگرانی کرے جس کی میعاد 90 دن ہو لیکن اسمبلیوں کو جوئے بازوں اور شرابیوں سے پاک کرنے کے لئے یہ مدت بڑھ بھی سکتی ہے۔

○ مسلم لیگ (ج) پنجاب کی جنرل کونسل نے میاں منظور احمد وٹو کو اختیار دیا ہے کہ وہ پنجاب میں مخصوص سیاسی حالات کے پیش نظر پارٹی مفادات کے لئے فوری فیصلے کر سکتے ہیں۔ جونیجو لیگ کی 5 ستمبر سے پہلے والی تنظیمیں بحال کر دی گئی ہیں۔ چوہدری فاروق نے کہا کہ حامد ناصر چٹھہ اور اقبال احمد خان کے پاس منظور وٹو کو ہٹانے کا اختیار نہیں ہے۔

○ مسلم لیگ جے یو پی' اے این پی' اور تحریک جعفریہ نے حکومت کو ہٹانے کے لئے مشترکہ جدوجہد کا اعلان کر دیا ہے۔ پانچوں جماعتوں کے دو دو افراد پر مشتمل کمیٹی بنانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اسی سال الیکشن کرانے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

○ پنجاب اسمبلی میں بلدیاتی بل پیش کرنے کے موقع پر سخت ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ پھاڑ کر پھینک دی۔ گولے بنا کر سپیکر پر اچھال دیئے۔ سپیکر پر جانبداری کا الزام عائد کیا گیا۔

○ سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر اکرم شیخ نے کہا ہے کہ نظر ثانی کی درخواست بدنیتی کے ساتھ واپس لی گئی ہے۔ یہ غیر جمہوری رویہ ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت صرف اپنی پسند کے ججوں کے سامنے کیس لڑنے کی عادی ہے۔

○ لاہور بورڈ نے میٹرک کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے جس کے تحت 60 فیصد سے زائد طلبہ فیل ہو گئے۔ سائنس گروپ میں رزلٹ 35 فیصد تھا جبکہ آرٹس میں محض 32 فیصد رہا۔

○ ایکسائز ڈیوٹی کے خلاف ڈاکٹروں نے ہڑتال کی۔ مریض تڑپتے رہے۔ کئی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ ہسپتالوں کے آؤٹ ڈور شعبے بند کر دیئے گئے۔

بشیر گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ
فون: دوکان 211806 رہائش 211883 ربوہ

خان بلڈنگ میٹریل ساہی وال روڈ ربوہ
تھوک اور پرچون - عمارتی اینٹ اور ٹائل کیلئے
رابطہ کریں: خان سینٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 831

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ ربوہ

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

داخلہ شروع
الیکٹروہومیوپیتھک
میٹرک پاس خواتین و حضرات کیلئے باعزت روزگار کا سنہری موقع
ایک سالہ کورس F.M.E.H
طریقہ تدریس بطرز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی (بذریعہ خط و کتابت)
تفصیلی معلومات کیلئے مبلغ 25 روپے منی آرڈر بھیج کر پراسپیکٹس منگوائیں۔
الیکٹروہومیوپیتھک ادویات ہر وقت ہمارے ہاں دستیاب ہیں
پرنسپل۔ النور الیکٹروہومیوپیتھک میڈیکل کالج اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (رجسٹرڈ)
A/603 پیپلز کالونی نمبر 2 عقب صابریہ سراجیہ ہائر سیکنڈری سکول فیصل آباد فون 041/44384 فیکس 041/713567

DISH MASTER

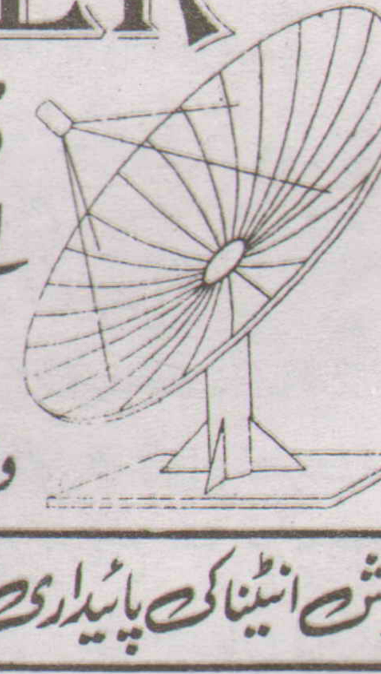

ڈش خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے
اسے اپنے گھر کی زینت بنا کر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوں
احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات آپ تک صاف اور واضح پہنچانے میں آپ کے اوّلین خدمت گار۔ ڈش ماسٹر۔ ربوہ
ڈش انٹینا کی پائیداری، گارنٹی اور بعد از فروخت سروس میں ہمارا کوئی ثانی نہیں
ہمارا نام اعلیٰ کوالٹی کا نشان ہماری کوئی برانچ نہیں
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
فونز: 211274 537-538
رہائش: 212487
بشارت احمد خان

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ۔ کامیاب علاج
زدجام عشق | نواب شاہی
شباب آور موتی | حب نشاط
○ فہرست ادویہ و جنتری 1996ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں
○ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

ضرورت ہے
ہمیں اپنی فیکٹری کے لئے آفس کلرک کی ضرورت ہے۔ جس کی عمر 28 تا 35 سال ہو۔ خود رابطہ کریں۔
خط نہ لکھیں۔
پتہ برائے رابطہ
پٹھہ کمانی فیکٹری
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ
کوٹ شہاب الدین جی ٹی روڈ
شاہدرہ
لاہور

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید (رجسٹرڈ)
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم و لیکوریا • بیاہ کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ فون 254634